تارا

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

سمیر پرانی کتابوں کی دکان کے باہر کھڑا ہوا تھا اس نے اٹھواں درجہ پاس کرلیا تھا اسکول کھلنے والے تھے اب اسے نویں کلاس میں جانا تھا اس کے پاس آٹھویں درجہ کی ایک ہندی کتاب بچی رہ گئی تھی اس نے سوچا اسے بیچ دیا جائے اس کے دام سے اچھی خاصی مونگ پھلی مل سکتی ہے اس نے وہ کتاب دکاندار کو پڑکا دی دکاندار نے اسے الٹا پلٹا اندر کے پنے پلٹ کر دیکھے اور کتاب اسے واپس کر دی یہ کتاب وہ نہیں خرید سکتا کتاب کافی پرانی تھی اور اندر کے پنے پھٹے ہوئے بھی تھے۔ وہ وہاں سے واپس ہی آرہا تھا کہ ایک دوسرا آدمی داکاندار سے پوچھ رہا تھا کہ اس کے پاس آتھویں کی ہندی ساہتیہ کی کتاب ہے۔ دکاندار کسی دوسرے گاہک سے بات کر رہا تھا۔ سمیر نے اس آدمی سے کہا آٹھویں کی ہندی ساہتہ میرے پاس ہے آپ مجھ سے خرید لیجئے۔ اس آدمی نے کتاب پکڑ لی تھی اور پھر اپنے پاس کھڑی ہوئی لڑکی کو پکڑا دی دیکھو تارا بیٹا اسی کتاب کو لے لیں۔ سمیر اب اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا اس نے آج تک اتنی اچھی لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ نویں کلاس کے لڑکے کو اتنی تمیز نہیں کی وہ لڑکیوں کے حسن کے بارے میں تجزیا کر سکے کی مخملی ہونٹ یا جھیل سی آنکھیں وغیرہ وغیرہ اسے بس تارا بہت اچھی لگی سمٹی ہوئی اپنے باپ کے پیچھے کھڑی تھی۔ تارا کتاب کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔ اور وہ تارا کو کتاب کے پنے پلٹتے دیکھ رہا تھا اور تارا پنے پلٹتے پلٹتے ایک جگہ رک گئی کئی پنے پھٹے ہوئے تھے اور تارا نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ بھی تارا ہی کیطرف دیکھ رہا تھا پتہ نہیں تارا نے اس کی آنکھوں میں کیا دیکھا وہ اپنے باپ سے بولی جی بابو جی کتاب لے لیجئے۔ کتنے کی کتاب ہے تارا کے بابو جی اس سے پوچھ رہے تھے۔ جی کچھ بھی دے دیجئے سمیر نے جواب دیا۔ اس نے سوچا نئی کتاب دو روپیہ کی ملتی ہے اس کتاب کے آٹھ آنے بھی مل جائیں تو بہت ہے۔ تارا کے بابو جی نے اسے ایک روپیہ پکڑا دیا۔ جی میرے پاس ٹوٹے پیسے نہیں ہیں آپ کو دینے کے لیے۔ کوئی بات نہیں آپ ایک روپیہ رکھ لیجئے۔ اس نے ایک روپیہ جیب میں رکھ لیا وہ اپنے کو اس وقت بہت دولت مند محسوس کر رہا تھا۔ شاید ایک روپیہ اکٹھا اسے پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ پاکٹ منی کے نام پر اسے چونی یا اٹھنی کبھی کبھی مل جاتی تھی۔ اس نے سائیکل کے پیڈل پر پیر مارا اور ہمیشہ کی طرح اس کی سائیکل کی چین اتر گئی وہ سائیکل کی چین چڑھانے لگا اور چین کی گریس اس کے ہاتھوں میں لگ گئی اس نے پلٹ کر کتابوں کی دکان کی طرف دیکھا تارا اسی کو طرف دیکھ رہی تھی پتہ نہیں کیوں اس کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا اور اس کے ماتھے پر پسینہ جھلکنے لگا وہ گھبراہٹ میں اسی گریس لگے ہوئے ہاتھ سے پسینہ پوچھنے لگا۔ ساری گریس اس کے چہرے پر لگ گئی تھی تارا اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھی۔ وہ اپنے گھر لوٹ آیا تارا سے بہت اچھی لگی تھی۔ جانتے بوجھتے اس نے پھٹی ہوئی کتاب خرید لی۔

دوسرے دن سمیر اسکول گیا تھا اور انٹرول میں مونگ پھلی کے ٹھیلے کے پاس کھڑا تھا۔ کراری مونگ پھلی اس نے ۱۰۰ گرام مونگ پھلی کا آرڈر دے دیا۔ اس نے تارا کے بابو جی کا دیا ہوا ایک روپیہ کا نوٹ جیب سے نکالا تھا کراری مونگ پھلی کی طرح نوٹ بھی کرارا تھا۔ پتہ نہیں کیا

سوچ کر اس نے نوٹ جیب میں واپس رکھ لیا۔ اُسے مونگ پھلی کا آرڈر کینسل کر دیا تھا۔

دھیرے دھیرے وقت گزرنے لگا۔ چھ سات سال گزر گئے۔ یونیورسٹی میں سویتا سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ سمیر سائنس کا Student تھا اور سویتا آرٹس کی Student تھی ان دونوں کے پیار کو ان کے گھر والوں کی apprival بھی مل گئی تھی۔ نتیجہ میں دونوں کی شادی ہوگئی۔ وقت گزرتا رگیا، ٹینوں مینو بھی گھر میں آ گئے۔ ایک دن وہ سویتا سے پوچھ رہا تھا۔ سویتا بتاؤ تم تو english literature کی Student رہی ہو۔ سارا literature Romanticism وغیرہ سے بھرا ہوا ہے۔ یہ بتاؤ، Love at first Sight یا پہلا پیار۔ یا پھر لڑکپن کا پیار ان چیزوں کی کوئی Significance ہے۔ کیوں ایسا کیوں پوچھ رہے ہو دال میں کچھ کالا ہے۔ سویتا ہنسی تھی، وہ ہنس دیا اور بولا کیا تمہیں میرے پیار میں کبھی کوئی کمی نظر آئی۔ سویتا بولی نہیں کبھی نہیں میں تو مذاق کر رہی تھی۔ لیکن میں تمہیں ایک بات بتانے جا رہا ہوں تم اسے میرا Confession بھی سمجھ سکتی ہو۔ پھر اس نے سویتا سے تارا کے بارے میں بتایا۔ جس سے اس نے کبھی بات نہیں کری اور تقریباً ۲۰ سال پہلے ایک کتابوں کی دکان پر صرف چند منٹ کے لیے دیکھا تھا اور آج تک اسے بھول نہیں پایا۔ حالانکہ اس نے سویتا سے بھی دل کھول کر پیار کیا ہے۔ اس کے معنی پیار صرف ایک بار ہوتا ہے یا صرف ایک سے ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ کی Theory یہاں فیل ہو رہی ہے۔ سمیر نے سویتا سے شادی کے ۱۵ سال بعد اور ٹینو مینو کے آ جانے کے بعد اپنے اس پیار کا اقرار کر لیا تھا۔ اس نے سویتا سے یہ بھی بتایا کہ وہ ایک روپیہ بھی اس نے خرچ نہیں کیا جو کتاب بیچنے پر اسے ملا تھا۔ وہ آج بھی اس کے پاس ہے۔ وہ یہ سب کہہ کر سویتا کیطرف دیکھنے لگا۔ اسے اندازہ تھا سونیا کو افسوس ضرور رہا ہوگا۔ یہ کیسا آدمی ہے پچھلے پندرہ سالوں سے وہ اس کے ساتھ پیار کا ناٹک کر رہا ہے۔ وہ سویتا کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سویتا کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپک رہے تھے۔ اسے سویتا کو یہ نہیں بتانا چاہیے تھا اسے صدمہ پہنچا ہے سمیر سوچنے لگا۔ سویتا نے اپنے آنسو پوچھے تھے اب وہ سمیر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مسلسل اس کی آنکھوں میں ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ، سنو سمیر تم نے اپنے پہلے پیار کا اقرار کر لیا۔ تو پھر میں بھی اپنے پہلے پیار کا اقرار کرتی ہوں۔ وہ پھٹی کتاب آج بھی میرے پاس محفوظ ہے۔ اسے میں اپنے سے الگ نہیں کر پائی۔

……☆……